السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

تارک نماز کے حج کے بارے میں کیا حکم ہے چاہے قصداً نماز نہ پڑھتا ہو یا سستی کی وجہ سے ؟ اور کیا اس کا حج فرض حج کے لیے کافی ہو گا ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

اگر تارک نماز، نماز کے وجوب کا منکر ہے تو باجماع امت کافر ہے اور اس کا حج صحیح نہیں ہو گا اور اگر سستی اور کاہلی کیوجہ سے نہیں پڑھتا تو علماء امت کا اختلاف ہے بعض کہتے ہیں کہ اس کا حج صحیح ہے اور بعض کے نزدیک صحیح نہیں، صحیح رائے یہی ہے کہ اس کا حج صحیح نہیں، اس لیے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے:

''ہمارے اور کافروں کے درمیان وجہ امتیاز نماز ہے اس لیے جس نے نماز چھوڑ دی وہ کافر ہو گیا۔''

اور یہ بھی فرمایا:

''آدمی اور کفر و شرک کے درمیان حد فاصل نماز ہے۔''

اور یہ حکم عام ہے چاہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے وجوب کا منکر ہو یا سستی کی وجہ سے نہ پڑھتا ہو۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

ارکانِ اسلام سے متعلق اہم فتاویٰ

صفحہ: 252

محدث فتویٰ